غزل

در احاطۂ دلِ مضطرب

(بے قرار دل کے)

محشری در سینہ دارم شور و غوغا کُو بکُو
منزلی در سینہ دارم سوز و سودا سُو بسُو

(ترجمہ) میرے سینہ میں ایک محشر (بپا) ہے۔ (لیکن میرا) شور و غوغا کوچہ بہ کوچہ ہے۔ میری منزل میرے سینہ میں ہے، (مگر میں) (ہر طرف تڑپ اور دیوانگی میں (پھر رہا) ہوں۔

(تشریح) طالب مولیٰ کے دل میں عشق الہٰی کا ایک محشر بپا ہے اور وہ اُس کی تڑپ سے حالتِ دیوانگی میں ہر طرف اور ہر جگہ محبوب کی تلاش میں شور و غل کرتا پھر رہا ہے حالاں کہ ذاتِ باری تعالےٰ جو اس کی منزل ہے خود اس کی ذات میں موجود ہے لیکن اسے معلوم نہیں لہٰذا بے قرار ہے۔

در درونم عشقِ لیلیٰ　　در درونم شوقِ لیلیٰ
در درونم حسنِ لیلیٰ　　در درونم جُستہ جُو
محشری در سینہ دارم شور و غوغا کُو بکُو

(ترجمہ) لیلیٰ کا عشق شوق اور حُسن اور اس کی تلاش سب میرے اندر موجود ہے (لیکن) میرے سینے میں ایک محشر بپا ہے اور میں کوچہ بہ کوچہ شور و غوغا کرتا پھرتا ہوں۔

(تشریح) عاشق الہٰی اپنے دل میں ذاتِ الہٰی کے لئے عشق، شوق اور طلب موجود پاتا ہے لیکن حجاباتِ امکانی کے باعث ذات تک اس کی رسائی نہیں ہوتی، اس لئے بے حد مضطرب اور پریشان ہے اور آہ و نالہ کر رہا ہے۔

در درونم اللہ اللہ　　　در درونم راز و ناز
در درونم آہ و آہ　　　در درونم ہُو بہُو
محشری درسینہ دارم　　　شور و غوغا کُو بکُو

(ترجمہ) میرے اندر (دل میں) اللہ اللہ ہے۔ میرے اندر (دل میں) راز و ناز بھی ہے۔ میرے دل میں آہ و زاری بھی ہے اور اللہ کی ھو کی آواز بھی ہے۔ میرے دل میں ایک محشر بپا ہے اور میں کوچہ کوچہ آہ و فغاں کرتا پھرتا ہوں۔

(تشریح) میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد، محبت، ذوق و شوق اور آہ و گریہ سب ہی موجود ہیں جس سے میرے سینہ میں ایک قیامت بپا ہے لیکن میں پھر بھی گلی کوچہ میں شور و غوغا کرتا پھرتا ہوں۔ جو امکانی حجابات کے باعث ہے۔

روئے خوباں در درونم　　　کوئے خوباں در درونم
بوئے خوباں در درونم　　　وصل خوباں ہائے ہُو
محشری درسینہ دارم　　　شور و غوغا کُو بکُو

(ترجمہ) محبوب کا چہرہ، کوچہ اور بُو میرے دل میں ہے، (لیکن) وصل (کی محرومی سے) نالہ و فریاد کر رہا ہوں۔ میرے دل میں محشر بپا ہے اور کوچہ بکوچہ آہ و فغاں کرتا پھرتا ہوں۔

(تشریح) ذاتِ باری کی ذات و صفات اور سُرور سب دل میں موجود ہونے کے باوجود وصل سے محرومی کے باعث سینہ میں ایک محشر بپا ہے اور نالہ و فریاد کرتا پھرتا ہوں۔

ابراہیم اندر درونم　　　اسماعیل اندر درونم
خنجرے اندر درونم　　　خوں بہائے خوُں بخُو
محشرے درسینہ دارم　　　شور و غوغا کُو بکُو

(ترجمہ) میرے دل میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ (کا خلوص) موجود ہے اور خنجر اور خون بہا بھی ہے، میرے دل میں ایک محشر بپا ہے اور کوچہ بکوچہ شور و غوغا کرتا پھرتا ہوں۔

(تشریح) اس شعر میں مثالی قربانی کی طرف اشارہ ہے کہ حکم خداوندی کی اطاعت میں حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کی قربانی اور حضرت اسمٰعیلؑ اپنی جان کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ چھری حکمِ خدا سے کام نہیں کرتی اور گوسفند بطور قصاص ع ا ہوتا ہے۔ سالک کہتا ہے یہ سب میرے دل میں ہے لیکن میرا دل بے تاب و بے قرار ہے اور میں آہ و فغاں کرتا پھرتا ہوں۔

اسمِ ذات اندر درونم ذاتِ ذات اندر درونم
روئے ذات اندر درونم خط و خالش گو بگو
محشرے در سینہ دارم شور و غوغا کُو بکُو

(ترجمہ) ذات باری کا اسم بلکہ خود ذات اور روئے ذات میرے دل میں ہے اور میں خط و خال کی گفتگو میں مصروف ہوں، دل میں ایک محشر رکھتا ہوں اور شور و غوغا کرتا پھرتا ہوں۔

(تشریح) ذات باری کا بندہ سے انتہائی قرُب اور معیّت کا بیان ہوُا ہے لیکن بندہ خدا کی صفات میں مصروف ہے۔ نتیجہ بے قراری و اضطراب اور آہ و بکا یہ معیّتِ ذات ذاتاً نہیں۔ بلکہ تصرفاً۔ قدرتاً۔ علماً اور ارادتاً ہے۔ اس فرق کی تمیز ضروری ہے۔

بے قرار است این نظام بے قرار است خاص و عام
بے قرار است این غلام در آرزو از تو بتو
محشرے در سینہ دارم شور و غوغا کُو بکُو
منزلے در سینہ دارم سوز و سودا سُو بسُو

(ترجمہ) یہ نظامِ عالم اور (یہاں کے) خاص و عام بے قرار ہیں۔ یہ غلام ذاتِ باری کی آرزو میں بے قرار ہے۔ میرے سینے میں ایک محشر بپا ہے اور میں شور و غوغا کوچہ بکوچہ کرتا پھرتا ہوں۔ میری منزل میرے سینے میں ہے اور میں ہر طرف تڑپ اور دیوانگی میں پھر رہا ہوں۔

(تشریح) طلب اور عشقِ ذات باری میں ہر خاص و عام کی بے قراری کے ساتھ اپنے اضطراب کا ذکر کیا ہے اور ذات کی عدم معرفت سے اپنی تڑپ اور آہ وفغاں کا بیان کیا گیا ہے۔